REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۱۴ ۔ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم پنجشنبہ روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۴ محرم ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ روپے

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۸ احسان ۱۳۴۱ ہش | ۲۸ جون ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۴۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۷ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل دوپہر کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ نیز ٹانگ میں درد کی بھی شکایت رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھُمَّ اٰمین

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۷ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

— ربوہ ۲۷ جون۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو پہلے کی نسبت کسی قدر افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری تا حال بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۲۷ جون۔ محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری گزشتہ کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ اب بفضلہ تعالیٰ بخار تو اتر گیا ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے بھی دعا کریں۔

ربوہ کا درجۂ حرارت

ربوہ ۲۷ جون۔ کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت ۱۱۰ اور کم سے کم ۷۷ رہا

شہزادہ کریم آغا خاں اگلے سال پاکستان آئیں گے

چٹاگانگ ۲۷ جون۔ اسمٰعیلی فرقہ کے روحانی پیشوا شہزادہ کریم آغا خاں ۱۹۶۳ء کے موسم سرما میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعاؤں کے نتائج میں تاخیر اور توقف کی وجہ

توقف میں یہ مصلحت ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم اور عقدِ ہمت میں پختہ ہو جائے

"کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک طالب نہایت رقت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے مگر وہ دیکھتا ہے کہ ان دعاؤں کے نتائج میں ایک تاخیر اور توقف واقع ہوتا ہے اس کا سِرّ کیا ہے؟ اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اوّل تو جس قدر امور دنیا میں ہوتے ہیں ان میں ایک قسم کی تدریج پائی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو انسان بننے کے لئے کس قدر مرحلے اور منازل طے کرنے پڑتے ہیں۔ ایک بیج کا درخت بننے کے لئے کس قدر توقف ہوتا ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے۔ دوسرے اس توقف میں یہ مصلحت الٰہی ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم اور عقدِ ہمت میں پختہ ہو جاوے اور معرفت میں استحکام اور رسوخ ہو۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر انسان اعلیٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسی قدر اس کو زیادہ محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس استقلال اور ہمت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو انسان کامیابی کی منزلوں کو طے نہیں کر سکتا۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ پہلے مشکلات میں ڈالا جاوے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اسی لئے فرمایا ہے۔

دنیا میں کوئی کامیابی اور راحت ایسی نہیں ہے جس کے ابتدا اور اول میں کوئی رنج اور مشکل نہ ہو۔ ہمت نہ ہارنے والے مستقل مزاج فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور کچھ اور ناواقف راستہ میں ہی تھک کر رہ جاتے ہیں۔" (الحکم ۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء)

"چین سے جنگ کی باتیں کرنا حماقت ہے"

نئی دہلی ۲۷ جون۔ بھارتی راہنما مسٹر جے پرکاش نارائن نے کہا ہے کہ سرحدی تنازعہ کو حل کرنے کے لئے چین کے ساتھ جنگ کی باتیں کرنا سخت بے وقوفی کے مترادف ہے۔ انہوں نے یہ خبر نویس اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا ہے۔ اس خطرناک تنازعہ کا واحد حل مصالحت بچتی ہے اور اسے وزیر اعظم شری نہرو کی زندگی میں حل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اگر اسے اب حل نہ کیا گیا تو مستقبل میں اس کے حل ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ٹھاکر لچھمن سنگھ پارلیمانی سکرٹری مقرر ہو گئے

لاہور ۲۷ جون۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان نے ٹھاکر لچھمن سنگھ کو پارلیمانی سیکرٹری مقرر کیا ہے۔ صوبائی اسمبلی میں ٹھاکر لچھمن سنگھ اقلیتی فرقہ کے واحد نمائندہ ہیں۔ آپ تھرپارکر کے علاقہ سے منتخب ہوئے تھے۔ ان کے تقرر کا اعلان وزیر قانون مسٹر خورشید احمد نے کیا۔

پاک فضائیہ کے حادثہ میں ۳ افراد ہلاک

راولپنڈی ۲۷ جون۔ پاکستان ایئر فورس کا ایک مال بردار طیارہ کل صبح راولپنڈی کے قریب پرواز کے دوران گر کر تباہ ہو گیا۔ اس حادثہ میں تین افراد ہلاک ہوئے جن میں طیارہ کا ہوا باز نیوی گیٹر اور انجینئر شامل ہیں۔ حادثہ کے وقت طیارہ میں کوئی اور شخص سوار نہیں تھا۔ حادثہ کے اسباب معلوم کرنے کے لئے تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ہلاک ہونے والوں کے نام یہ ہیں۔ (۱) فلائنگ آفیسر ارشاد علی خان (۲) پائلٹ آفیسر جہانگیر پرویز (۳) فلائٹ سارجنٹ بیگ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر ...

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ جون ۶۲ء

تعطیلات میں طلبہ کی مشغولیت

ہفت روزہ پاک جمہوریت کے مورخہ ۲۳/۶/۶۲ کے ایک اداراتی نوٹ سے

"امتحانات ختم ہوچکے ہیں اور دو تین ماہ بعد نتائج کا اعلان ہوگا گرما کی ان چھٹیوں میں فارغ التحصیل طلباء کے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ چھٹیاں کیسے گزاری جائیں؟ بلاشبہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے طلباء کے لئے بھی اور ان کے سرپرستوں کے لئے بھی ان میں سے خوشحال گھرانوں سے تعلق رکھنے والے طلباء عام طور پر پہاڑی مقامات کا رخ کرتے ہیں تاکہ گرمی سے محفوظ رہیں۔ لیکن وہاں بھی اسی مسئلہ سے دوچار ہوتے ہیں کہ وقت کیسے کاٹا جائے

ہمارے وہ طلباء جن کا تعلق شہروں سے ہے عام طور پر اپنے ہاں کی دیہی زندگی سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں انہیں اہل دیہہ کے مسائل کا کچھ پتہ نہیں ہوتا حالانکہ وہ بس ملک میں رہتے۔ بستے ہیں اس کی ۸۵ فی صد آبادی دیہات میں رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب وہ میدان عمل میں قدم رکھتے ہیں تو ان کی بے خبری ان کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔

کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ طلباء جن پر کل ملک کی ذمہ داریوں کا بوجھ پڑے گا گرما کی چھٹیاں گروپ بنا کر دیہات میں گذاریں اور دیہی مسائل سے روشناس اور متعارف ہوں۔ اس کا امکان ہے کہ دیہات میں انہیں رہنے کے لئے اچھے مکان میسر نہ ہوں کھانے کے لئے معیاری خوراک نہ ملے دکھ بیماری کی صورت میں فوری طور پر طبی امداد میسر نہ ہو لیکن یہی باتیں تو ہیں جو ان کے علم میں آنی چاہئیں تاکہ مستقبل میں جب وہ ذمہ دارانہ منصب پر فائز ہوں تو انہیں اس کا احساس ہو کہ دیہات کی آبادی کے حقیقی مسائل کیا ہیں اور انہیں کس طرح حل کرنا چاہیئے۔"

(ہفت روزہ پاک جمہوریت مورخہ ۲۳/۶/۶۲ صفحہ ۳)

ہماری دانست میں طلبہ کو یہ مشورہ نہایت مناسب ہے اس لئے ہم احمدی طلبہ کی توجہ خاص طور پر اس طرف مبذول کراتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ جہاں اللہ تعالیٰ کے دین کو پھیلانے اور مستحکم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے اس کا ایک نہایت اہم فرض اس ضمن میں یہ بھی ہے کہ وہ "خدمت خلق" کا معیار قائم کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے "خدام الاحمدیہ" کا نظام جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے الٰہی اشاروں سے قائم کیا ہے نہایت نظم و ضبط کے ساتھ حتی الوسع خدمت خلق کا کام سرانجام دے رہی ہے اور نہ صرف عوام ان کی مساعی کے مداح ہیں بلکہ حکام بھی وقتاً فوقتاً ان کے اچھے کام کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں تاہم ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ جو خدمت خلق کا کام سرانجام دیتی ہے وہ کسی تعریف یا اور کسی اجر کی خواہش سے نہیں دیتی بلکہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ایسا کرتی ہے جس نے اس کو ایسے کاموں کی توفیق عطا کی ہے اس لئے اس کا اجر وہ اللہ تعالیٰ سے ہی پائے گی

احمدی طلبہ کے لئے واقعی خدمت خلق کا یہ عظیم موقعہ ہے۔ چاہیئے کہ مجالس اپنے نظام کے ماتحت اس کام کو ایسی خوش اسلوبی سے انجام دیں کہ وہ ایک معیار قائم کر دیں علاوہ ازیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تحریک بھی بھولنی نہیں چاہیئے کہ ہمارے خواندہ افراد ناخواندہ افراد کو لکھنا پڑھنا سکھائیں یہ موقعہ طلبہ کے لئے ایسا ہے کہ وہ اس نہایت اہم تحریک کو بھی جامۂ عمل پہنا سکتے ہیں اس طرح اور بہت سے خدمت خلق کے کام ہیں جو احمدی طلبہ چھٹیوں کے ایام میں سرانجام دے سکتے ہیں۔ برسات آ پہنچی۔ ہے ہو سکتا ہے کہ اس موسم میں بھی سیلاب آئیں طلبہ کو چاہیئے کہ وہ دیہات میں جائیں تو جہاں جہاں سیلابوں سے نقصان کا خطرہ ہو وہاں لوگوں کو بیدار کریں اور تاکہ وقت پر وہ ایسی ناگہانی مصیبت کا مقابلہ باحسن طریق کر سکیں۔ اس ضمن میں یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ حتی الوسع دیہاتیوں پر کسی قسم کا بار نہ بنیں بلکہ طبی امداد وغیرہ ان کو سہولتیں بہم پہنچائیں اور مصیبت کے وقت صبر اور بہادری سے کام لینے کا جذبہ اپنے نمونہ سے عوام کے دلوں میں ابھاریں اسی طرح گاؤں کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے طریق بھی دیہاتیوں کو سکھائے جا سکتے ہیں پھر ان کے دکھ سکھ میں شامل ہو کر تسلی و تشفی کا باعث بھی ہو سکتے ہیں

الغرض سینکڑوں کام ہیں جو کہ مجالس خدام الاحمدیہ اپنے نظام کے ماتحت طلبہ سے کروا سکتی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ چند اشارے کافی ہوں گے۔

کہیں کچھ اور کہیں کچھ

سنا ہے کہ مودودی صاحب نے مکہ کانفرنس میں بھارتی مسلمانوں پر ظلم کے خلاف کچھ بیانات دیئے ہیں ذیل میں ایشیا سے کچھ متن نقل کیا جاتا ہے:

"ہندوستان کے مسلمان اس وقت نہایت شدید حالات سے دوچار ہیں ہندو قوم کے ظلم و ستم کا سلسلہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں مثلاً بھوپال جبلپور، علیگڈھ سیتامڑھی اور مرشد آباد وغیرہ میں خونریز فسادات رونما ہوچکے ہیں جنہیں سنکر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں

"تعلیم کے معاملے میں حکومت ہند کی پالیسی یہ ہے کہ مسلمان بچوں کو اسلامی تہذیب سے بیگانہ کر کے ہندو تہذیب کے رنگ میں رنگ دیا جائے مدرسوں میں جو کتابیں پڑھائی جارہی ہیں ان میں مسلمان بچوں کو بتایا جاتا ہے کہ کرشن اور بھگوان دو خدا ہیں رام اور رحیم ایک ہی ہستی کے نام ہیں۔ دلو بھا کے گیت گانے سے انسان کے گناہ دھل جاتے ہیں مسلمان بچوں کو السلام علیکم کے بجائے بندے ماترم کی تعلیم دی جاتی ہے اور انھیں بتایا جاتا ہے کہ انسانی تاریخ کے اصل ہیرو اسلام کے اکابر نہیں بلکہ ہندو تاریخ کے اکابر ہیں

ضرورت ہے کہ دنیا کی تمام مہذب حکومتیں اور خصوصاً مسلمان حکومتیں متفقہ طور پر ہندوستان کی حکومت پر ان مظالم کا سلسلہ بند کرنے کے لئے زور ڈالیں . . . . در حقیقت ان مسلمان حکومتوں کا طرز عمل سخت افسوس کے قابل ہے جو اپنے ملک کے اخبارات میں ہندوستان کے مسلمانوں کی مظلومی کی خبریں تک شائع نہیں ہونے دیتیں تاکہ ہندوستان کی حکومت جس کو وہ اپنا دوست سمجھتی ہیں ان سے ناراض نہ ہو جائے یہ طرز عمل کسی مسلم حکومت کے ہرگز شایان شان نہیں ہے"

(ایشیاء ۲۱/۶/۶۲ صفحہ ۸، ۲۵)

معلوم نہیں یہ بیانات مودودی صاحب نے مکہ کانفرنس کے لئے کیوں ریزرو کر رکھے تھے ورنہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں تو وہ یہ بیان دے چکے ہوئے ہیں کہ:-

"مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

سوال: اگر ہم پاکستان میں اس شکل کی اسلامی حکومت قائم کرلیں تو کیا آپ ہندوؤں کو اجازت دیں گے کہ وہ اپنے دستور کی بنیاد اپنے مذہب پر رکھیں۔؟

جواب: یقیناً مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ حکومت کے اس نظام میں مسلمانوں سے ملیچھوں اور شودروں کا سا سلوک کیا جائے ان پر منو کے قوانین کا اطلاق کیا جائے اور انھیں حکومت میں حصہ اور شہریت کے حقوق قطعاً نہ دیئے جائیں۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت (اردو) صفحہ ۲۴۵)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مودودی صاحب نے اپنا نظریہ بدل لیا ہے یہ ایک اچھی بات ہے تاہم یہ امر بھی قابل غور ہے کہ مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کے عقاید ہند میں اور ہیں اور پاکستان میں اور ہیں چنانچہ کسی نے مولانا عبدالماجد سے جب اسلامی جماعت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں ہند کی اسلامی جماعت کو پاکستانی جماعت سے بہتر سمجھتا ہوں لطف یہ ہے کہ مودودی صاحب اپنے رسالہ جہاد میں اس بات پر زور دیتے آئے ہیں کہ حق اگر پہاڑ کی اس طرف حق ہے تو اس طرف بھی حق ہے یعنی مختلف ملکوں کی وجہ سے حق بدلتا نہیں ہے کیا ہم مودودی صاحب سے سوال کر سکتے ہیں کہ اسلامی جماعت ہند اور اسلامی جماعت پاکستان کے معتقدات میں کیوں فرق ہے؟

"انسان خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے دو چیزوں کا محتاج ہے اوّل بدی سے پرہیز کرنا۔ دوم نیکی کے اعمال کو حاصل کرنا اور محض بدی کو چھوڑنا کوئی ہنر نہیں ہے پس اصل بات یہ ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے یہ دونوں قوتیں اس کی فطرت کے اندر موجود ہیں ایک طرف تو جذبات نفسانی اس کو گناہ کی طرف مائل کرتے ہیں اور دوسری طرف محبت الٰہی کی آگ جو اس کی فطرت کے اندر مخفی ہے وہ اس گناہ کے خس و خاشاک کو اس طرح پر جلا دیتی ہے جیسا کہ ظاہری آگ ظاہری خس و خاشاک کو جلاتی ہے مگر اس روحانی آگ کا افروختہ ہونا جو گناہوں کو جلاتی ہے معرفت الٰہی پر موقوف ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹)

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

۲۹ افراد کا قبولِ اسلام۔ ایک نئے مشن کا قیام

از مکرم بشیر احمد صاحب شمس مبلغ نائیجیریا بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

خاکسار معہ ایک مقامی معلم کے مکرم امیر صاحب کی زیر ہدایت OYO نامی مقام پر پہنچا۔ یہ مقام ۹۵ فیصدی مسلم آبادی پر مشتمل ہے۔ چند روز قیام کیا۔ اس دوران میں خاکسار نے چیدہ چیدہ معززین سے انفرادی طور پر ملاقات کی۔ اور تبادلہ خیالات کیا۔ ان میں چیف امام لوکل گورنمنٹ کے افسران، انصار الدین سوسائٹی کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری شامل تھے۔ مگر خاص طور پر خاکسار نے نوجوان طبقہ کی طرف زیادہ توجہ دی۔ انہیں گھر پر بلا کر تبادلہ خیالات کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹ افراد بیعت کر کے سلسلہ حقہ میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ اس پر وہاں نئے مشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور عہدہ دار مقرر کر دیئے گئے۔

اس کے بعد خاکسار اور معلم مذکورہ مقام کے نواحی علاقہ کے لئے روانہ ہوئے اور OKAKA نامی مقام پر پہنچے۔ وہاں ایک احمدی پہلے سے موجود تھا اس کے ہاں ٹھہرے۔ اور اس کی وساطت سے مذکورہ مقام کے چیف امام اور دیگر معزز حضرات سے ملاقات کی۔ انہوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ اسی روز شام کو ہم ISEYIN نامی مقام پر پہنچے یہ جگہ بھی زیادہ تر مسلم آبادی پر مشتمل ہے۔ ہم جس طرف جاتے کثیر تعداد میں لوگ ساتھ ہو جاتے۔ جس مکان میں خاکسار ٹھہرا ہوا تھا۔ اتفاق سے اس کے ساتھ والے مکان میں ایک تقریب تھی۔ اس موقعہ پر چیف امام معہ کثیر تعداد احباب کے آیا خاکسار نے اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے اس سے راستہ میں جا کر ملاقات کی۔ بہت خوش ہوئے۔ خدا تعالیٰ کا ایسا کرنا ہوا کہ مذکورہ مقام کا رئیس بھی چند احباب کے ہمراہ کار میں وہاں آ رہا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے آگے بڑھ کر اس کی کار روک لی۔ اس پر مقامی معلم نے میرا تعارف کرایا۔ اس نے بھی بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ اور پورے تعاون کا وعدہ کیا۔

اس کے بعد خاکسار معہ مقامی معلم کے لیگوس سے ہوتا ہوا مکرم امیر صاحب کی حسب ہدایت Iyeku-oda نامی مقام پر پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن رات کی کوشش درس و تدریس اور یاد دہانی سے جماعت کی حالت نہایت ہی بہتر ہو گئی۔ مسجد کو نئے سرے سے مرمت کروایا گیا۔ اور بجلی کا انتظام بھی ہو گیا مسجد سے باہر "احمدیہ مسجد" لکھوایا گیا نیز مسجد کے تین اطراف Ahmadiyya Community کے بورڈ لکھوا کر لگوا دیئے گئے۔ اس سے جماعت کے احباب کی ہمت بڑھ گئی۔ اور غیر از جماعت احباب میں مزید جستجو کی خواہش پیدا ہوئی۔ جب بھی کوئی گزرتا مسجد میں آتا۔ سوالات کرتا اور جوابات دیئے جاتے اس کے بعد خاکسار نے غیر از جماعت احباب کی طرف توجہ دی۔ اتفاقاً عید الفطر بھی قریب تھی۔ چنانچہ جماعت کے مشورہ سے "عید مبارک" کے کارڈ چھپوا کر عید سے قبل شہر کے تمام چیدہ چیدہ احباب کو بھجوائے گئے۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ ایسے بہت سے احباب نے عید الفطر ہمارے ساتھ پڑھی۔ اس پر مزید یہ کہ مذکورہ مقام کی "مسلم تنظیم" نے خاص طور پر خاکسار کے لئے عید کے موقعہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا۔ اور اس کا رابطہ ریڈیو اسٹیشن سے تھا۔ اس مقام پر علیحدہ بھی ریڈیو اسٹیشن موجود ہے۔ جب خاکسار نے عید پڑھائی اور خطبہ دیا تو اس کو تمام شہر میں نشر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

خاکسار کے دوران قیام میں بفضلہ تعالیٰ دس احباب بیعت کر کے سلسلہ حقہ میں شامل ہوئے الحمد للہ۔ علاوہ پبلک لیکچروں کے شہر کے معززین سے ملاقات کر کے تبادلہ خیالات کیا جاتا رہا۔ ان میں خاص طور پر رئیس۔ متعدد چیفس۔ ڈسٹرکٹ آفیسر کالجوں کے پروفیسر، طلباء، لوکل گورنمنٹ کے چند احباب۔ چیف امام متعدد الحاج معلمین اور چیف میڈیکل آفیسر شامل تھے۔

علاوہ ازیں خاکسار نے نواحی علاقوں میں بھی دورہ کیا جن میں OKemesi، Omu اور awa شامل ہیں۔ اور وہاں کے چیفس معلمین اور دیگر احباب سے ملاقات کر کے تبادلہ خیالات کیا گیا۔ مارچ کے آخر میں خاکسار واپس لیگوس پہنچ گیا۔

درخواستِ دعا

مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب سکرٹری وصایا کراچی اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ کی دوسری آنکھ کا اپریشن تسلی بخش طور پر نہیں ہوا۔ تاہم ڈاکٹروں نے صحیح نتیجہ بتلانے کے لئے کچھ دن انتظار کے لئے کہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک آنکھ کو بذریعہ اپریشن بصارت بخشی ہے۔ اپنی قدرت کاملہ سے دوسری آنکھ کو بھی بینا بنا دے۔

خاکسار قاضی عبد الرحمٰن سکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۳ جون صفحہ ۲ کالم ۲ کے پہلے پیراگراف کے آخر میں "عالم روحانی کو مادیات کی بھینٹ چڑھا دیا ہے" کی بجائے "عالم روحانی کو مادیات کی بھینٹ چڑھا دیا ہے" پڑھا جائے۔

اسی پرچہ میں ص ۳ کالم ۳ کے پہلے پیراگراف کے آخر میں "اس کے کفر تک پہنچ گیا" کی بجائے "اس کے آخر تک پہونچ گیا" پڑھا جائے۔ (ادارہ)

کبھی نہ بھولئے

احمدیت کے پیغام کی اصل غرض تمام دنیا کے لوگوں تک اسلام کا زندگی بخش پیغام پہنچانا اور اکناف عالم میں

لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ

کا جھنڈا لہرانا ہے۔

الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس کا ایک اہم حصہ ہے

اسے کبھی نہ بھولئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

یوم ماہنامہ انصار اللہ احباب سے گزارش ہے کہ ماہنامہ "انصار اللہ" کی توسیع اشاعت کے نیک کام میں تعاون فرمادیں اور ۱۵ جولائی کا دن اس کے لئے وقف فرمادیں۔ سالانہ چندہ پانچ روپے صرف (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ماریشس کے احمدی احباب کی طرف سے قربانی و ایثار کی شاندار مثال

(المکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ ماریشس — بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

۱۴ اور ۱۵ اپریل ۱۹۶۲ء کے دن میری زندگی کے بہترین دن تھے۔ جبکہ ماریشس کے ۲۲۵ احمدیوں کے ہمراہ جن میں بوڑھے۔ نوجوان اور بچے سبھی شامل تھے "دار السلام" بلڈنگ کی دوسری چھت پر تقریباً ... ۲۰ مکعب فٹ کنکریٹ بچھایا گیا اس موقعہ پر احمدیوں نے جو تنظیم۔ اتحاد۔ تعاون اور محبت کا نمونہ دکھایا اس نے اپنوں اور غیروں پر یکساں اثر کیا اور بتا دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اسلام کی صحیح روح آج دنیا کے سامنے پیش کی ہے وہ آپ کے ماننے والوں سے ایسا کام بھی کروا سکتی ہے جس کی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے اور یہ کام محض خدا تعالیٰ اور اس کے دین اسلام کی خاطر ہو اور کسی میں کسی کا ذاتی مفاد بھی نہ ہو۔

اجتماعی وقار عمل

۱۴ اپریل کو احمدیوں کے سب سے بڑے اجتماعی وقار عمل کا دن تھا۔ لوکل اخبارات میں بھی اعلان کروا دیا گیا تھا۔ گو وقت دو بجے بعد دوپہر کا مقرر تھا مگر احباب کی آمد صبح کی نماز سے ہی شروع ہو گئی اور ہر ایک نے ہدایات سے کر مختلف کاموں کو سرانجام دینا شروع کر دیا۔ مثلاً ریت دھونے کا کام تاکہ سمندری ریت سے سمندری نمک کو دور کر دیا جائے۔ چھت پر لوہے کے باندھنے کا کام بہت سا باقی تھا جس کو ختم کرنے کے لئے ایک گروپ نے کام کرنا شروع کر دیا۔ جوں جوں وقت مقررہ قریب آتا گیا احمدی کلرکوں۔ ٹیچروں۔ دکانداروں۔ زمینداروں اور طلباء کا ہجوم بڑھتا گیا۔ جو دار السلام پہنچتے ہی عام مزدوروں میں تبدیل ہو جاتے اور ایک تنظیم کے تحت اپنی اپنی ڈیوٹی کو سنبھال لیتے اس عجیب و غریب منظر کو دیکھنے کے لئے سڑک پر راہگیروں کا تانتا لگا ہوا تھا اور وہ حیران تھے کہ یہ نیا نظارہ وہ کیا دیکھ رہے ہیں۔ جس سے ان کی آنکھیں مانوس نہیں ہیں وہ دل ہی دل میں احمدیوں کی ہمت اور جوش ایمانی کی داد دے رہے تھے۔

خدا خدا کر کے کام کے ابتدائی مراحل طے ہوئے تو ٹھیک ۲ بجے سب دوستوں کو مختلف آفیسرز کی نگرانی میں مختلف ڈیوٹیوں پر لگا دیا گیا۔ تین کنکریٹ کا مصالحہ بنانے والی مشینیں حرکت میں آ گئیں۔ ریت والوں نے ریتا دھو کر ریت کی سپلائی شروع کر دی سیمنٹ والوں نے فوراً ہی سیمنٹ کی بوریاں کھول کر سیمنٹ مشینوں کو سپلائی کر دیا اور پتھر والوں نے ٹوکریاں بھر کر پتھر سپلائی کئے ان کی ان مشینوں نے تیار شدہ مصالحہ اگلنا شروع کر دیا اور مضبوط اور تنومند خدام نے بالٹیوں میں بھر کر ۲۵ فٹ کی اونچائی پر پہنچانا شروع کر دیا لائن کی لمبائی ۱۰۰ فٹ سے زیادہ تھی۔ اور ادھر تازہ دم خدام کی تیز رفتاری کہ بالٹیاں باوجود کثیر التعداد ہونے کے کم محسوس ہونے لگیں تو فوراً Lift مشین نے کام شروع کر دیا جس پر (Hand Trolly) ہاتھ کی گاڑیاں بھر بھر کر اوپر جانی شروع ہو گئیں۔ اور ہاتھ سے بالٹی اوپر لے جانے والوں کے کام میں مدد ملنی شروع ہو گئی۔

رحمت خداوندی

صبح سے موسم خوشگوار تھا گو دھوپ زیادہ تیز نہ تھی مگر بادل گھرا ہوا بھی نہ تھا۔ مگر جونہی چھت پر سیمنٹ بھرنے کا کام اجتماعی دعا سے شروع کیا گیا۔ بارش کے قطرے بھی پڑنے شروع ہو گئے۔ اور یہ بارش اور بادل کام کے خاتمہ تک ایسے ہی رہے جس سے خدام اور انصار کے کپڑے تو بھیگ گئے مگر اس نے کنکریٹ کے کام پر ایسا اثر کیا جیسے سونے پر سہاگے کا اثر ہوتا ہے۔ ہمارے انجینئر دوں نے اس وقت بتایا کہ ایسا موسم کنکریٹ بچھانے کے لئے بہترین موسم ہے۔ الحمد للہ علیٰ کل حال اس بیان سے احباب کے حوصلے اور بڑھ گئے اور انہوں نے کام کو اور زیادہ تیز کر دیا تا ایسے موسم میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔

غروب آفتاب

گو سورج عام طور پر ۶½ بجے شام کو غروب ہوتا ہے مگر اس دن بارش اور بادلوں کی وجہ سے جلدی اندھیرا چھا گیا۔ اور بجلی کے کام کرنے والے خدام اور انصار نے وقت مقررہ سے پہلے ہی بجلی کے اتنے قمقمے لگا دئے کہ رات کو دن ہی بنا دیا اس کا ثبوت لیجئے۔ جب میں ذرا نیچے گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارا ایک نابینا بھائی منان بلاس بھی اندھیری رات میں پتھروں سے ٹوکریاں بھر رہا تھا۔ اب نابینے کو تو دن کو بھی نظر نہیں آتا مگر یہ احمدیت کا متوالا رات کو اتنی تیزی سے کام کر رہا تھا کہ ہم دیکھنے والے کو متاثر کئے بغیر نہ چھوڑتا

نمازیں اور کھانا

سات بجے شام کا وقت نمازوں اور کھانے کے لئے مقرر تھا۔ دوستوں کو تحریک کی گئی کہ وہ حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام والی دعائیں نہ بھولیں جو انہوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت کی تھیں ہمارا یہ "دار السلام" بھی نام کے لحاظ سے اس گھر سے مناسبت رکھتا ہے اور اس کا ظل ہے۔ اس لئے یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری آج کی دعاؤں کو ضائع نہ کرے گا دوستوں نے نمازیں پڑھیں اور کھانا کھایا۔ کھانا بھی خوب مزیدار تھا اور ماریشس کی مرغوب "بریانی"، جس کے لئے بہت سے دوستوں نے پیسہ اور اشیاء بھی مہیا کی تھیں خدا تعالیٰ پکانے والے بھائی ابوبکر خاں صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اچھی بریانی پکائی جس نے دوستوں کو اتنی طاقت دی کہ اس کے بعد ۲۷ گھنٹے متواتر کام ہوتا رہا۔

اس وقت انصار خدام اور اطفال کی مجموعی تعداد ۲۲۵ سے کم نہ تھی اور اتنی زیادہ تعداد ہونے کے باوجود کسی کو دم بھر سانس لینے کا موقع مشکل سے ہی ملتا تھا۔ کیونکہ ہر ایک گروپ کمانڈر کوشش کر رہا تھا کہ اس کا گروپ دوسروں سے کام میں سبقت لے جائے اور کہیں بھی سستی پیدا نہ ہو۔ کیونکہ سب ایسے کام کر رہے تھے جیسے ایک انجن کے مختلف پرزے کام کر رہے ہوتے ہیں اور ایک پرزے کی خرابی سے سارا انجن بند ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کو اس اتحاد اور تعاون کا پورا پورا احساس تھا اور یہی چیز راہگیروں کے لئے اچنبھا کا باعث تھی کہ یہ لوگ جو اس فن کے ماہر ہی نہیں بلکہ اس کام سے بالکل ناآشنا ہیں وہ کیسے پھرتی سے اپنے کام کو سرانجام دے رہے ہیں مثلاً مسٹر ۱۶/۷ مشین پر کام کرنے والے بھائی مقبول عزیز غفور۔ یوسف۔ امان اللہ وغیرہ گو اس کام سے بالکل ناواقف تھے مگر اس جانفشانی سے کام کر رہے تھے کہ پیشہ ور بھی ان کے سامنے مات تھے۔

نصرت الٰہی

رات کے ۹ بج چکے تھے اور فرزندان احمدیت کام میں خوشی محسوس کر رہے تھے اور اکثر ایک دوسرے سے باتیں کرتے سنائی دیتے تھے کہ آج ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے سے ہمیں یہ موقعہ نصیب آیا کہ جس طرح رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کو صحابہ کے ساتھ مل کر اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا۔ اسی طرح آج ثواب کا موقعہ ہمیں مل رہا ہے۔ جو حضور کے ارشاد "ما انا علیہ واصحابی" کے مطابق اس آخری زمانہ کے ۷۳ فرقوں میں سچے فرقہ کی نشان دہی کر رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مصرع پورا ہو رہا ہے۔

صحابہ سے ملا جو مجھ کو پایا

اس وقت جب کہ سارے جہان پر نیند کا غلبہ ہو رہا تھا۔ اور جب بڑے لوگ تھک جائیں تو ان پر اس کا جلدی اثر ہوتا ہے مگر یہاں کی دنیا ہی نرالی تھی اس وقت بوڑھوں نے نہایت ثابت قدمی سے اپنے کام کو جاری رکھا جن میں بھائی عمر علی صاحب یونس شمشیر عباس رحمٰن۔ رمضان۔ خدا بخش ہاشم خاں مخدوم وغیرہم شامل تھے۔

ادھر کام جاری تھا اور میں جرمن انجینئر سے باتوں میں مصروف تھا جو کہہ رہا تھا۔ کہ کل دس بجے تک کام ختم ہو سکے گا۔ میری نظر اچانک پتھر اور ریت کے سٹاک پر پڑی تو دیکھتا ہوں کہ گو اوپر تو کام کا بہت کم حصہ ختم ہوا ہے مگر سٹاک کا حصہ نسبتاً زیادہ خالی ہو گیا ہے۔ تو فکر پڑی کہ کہیں سامان کی کمی احمدیوں کی ہمت کے لئے روک نہ بن جاوے۔ گو سامان ہم نے اندازاً ۲۵ فیصد زیادہ لیا ہوا تھا۔ مگر پھر بھی ہم نے حفظ ما تقدم کے طور پر پتھر اور سیمنٹ کے حصول کے لئے کوشش شروع کی۔ رات کے ساڑھے گیارہ بجے تھے۔ دکانیں بند تھیں گاڑیوں والے مزدور دن بھر کام کرکے مزے سے سو رہے تھے اس موقعہ پر جب کہ کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا بھائی اسماعیل سبحان جنہوں نے اس بلڈنگ کے لئے سامان تعمیر کی فراہمی میں دل کھول کر حصہ لیا ہے اور ابھی تک ایک پیسہ کا بھی مطالبہ نہیں کیا۔ نے مجھ سے چھٹی مانگی تاکہ وہ سیمنٹ اور پتھر کا بندوبست کریں۔ اور ایک دو گھنٹے کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ واقعی ایک لاری پتھر لے کر پہنچ گئی ہے۔ ڈرائیور کو بھائی اسماعیل نے جگایا۔ جس نے وہاں سے تین چار میل باہر کی ایک مشین کے مالک کو جگایا پھر مالک نے اپنے منیجر سے سفارش کی اور اس نے اپنے ورکرز کو مہیا کر کے پتھروں کی سپلائی کا کام کیا سیمنٹ ملنے کا کوئی راستہ نہ تھا مگر وہ بھی ایک ایسے شخص کے ذریعہ سے ملا جو ہمیشہ ہی احمدیت کی مخالفت میں اول نمبر پر ہوتا ہے۔ ان مخالف حالات میں سامان کی فراہمی اور پھر رات کے وقت اور پھر جن ذرائع سے ملا وہ تھی نصرت

کا ایک نظارہ تھا جس نے احمدیوں کے لئے مہمیز کا کام دیا اور حوصلے پہلے سے بھی بڑھ گئے گو رات بھی بڑھ گئی تو کسی کو سونا یاد ہی نہ تھا۔ خصوصاً دس بارہ سال کے بچے تو ایسے کام کر رہے تھے گویا ان کے لئے دن ابھی چڑھا ہے

تہجد اور صبح کا نظارہ

نماز تہجد بھی بعض ورکرز نے ادا کی یعنی جن کو چند منٹ فرصت ملتی وہ کمرہ میں جا کر دو چار نفل ادا کر آتے اور ان میں سے بعض کا بیان ہے کہ اس دن نماز تہجد کا بہت ہی مزہ آیا دعائیں کرنے کے لئے دل چاہتا تھا گو ہر ایک کی زبان پر یہی تھا کہ خدایا جلدی ہمارے کام کو ختم فرما۔

نماز صبح باجماعت ٹولیوں کی صورت میں ادا ہوتی رہی۔ نماز کے بعد صبح کا موسم بہت ہی سہانا تھا۔ ذرا سورج اوپر ہوا تو "دارالسلام" کے سامنے بڑی مارکیٹ کو جانے والے لوگ سینکڑوں کی تعداد میں حیران و ششدر رکھڑے تھے ان میں سے اکثر ایسے تھے جو پہلی شام یعنی ۱۴ ر اپریل بروز ہفتہ کو وہاں سے گزرے تھے اور ۱۰ دسمبر ۱۹۶۱ء کو بھی گزرے تھے جب کہ ہم نے دارالسلام کی پہلی چھت پر کنکریٹ بچھائی تھی اور کام ہفتہ کی شام کو شروع ہو کر اتوار کی نماز فجر کے وقت ختم ہو گیا تھا اور جب یہ لوگ صبح مارکیٹ کے لئے آئے تو ہمارے کام کو ختم ہوا پایا مگر اب کی دفعہ وہ بھی حیران کہ ہفتہ کو کام چلتا رہا ساری رات چلتا رہا اور اب بھی چل رہا ہے ورکرز کی آنکھیں نیند کا مطالبہ کر رہی ہیں مگر ان کی ہمت اور ذوق و شوق نیند کے خمار پر بھی غالب آ گیا ہوا تھا کام کے ساتھ ساتھ ورکرز ناشتہ بھی کھاتے جاتے تھے

قابل تحسین انتظام

اس دن دوپہر سے تھوڑا پہلے ہی ریت والوں کا سٹاک ختم ہو گیا تھا نیا سٹاک ۲۰ میل دور سمندر سے آن پہنچا جس کو ڈھو کر سپلائی کو جاری رکھنا تھا یہ کام نہایت ہی مشکل تھا اور پھر ریت کے اکثر ورکرز ہفتہ کی صبح سے لے کر اب تک پانی کے حوض میں کھڑے ہو کر متواتر کام کر رہے تھے یہاں تک کہ اب ان کی ٹانگیں پانی سے متاثر ہو کر شل ہو گئی تھیں مگر ہمارے جوان ہمت پریذیڈنٹ برادرم عبدالستار صاحب اور محمود احمد صاحب مشان نے اپنا بہترین نمونہ قائم رکھتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی حوصلہ افزائی کی اور متواتر رات کے دس بجے تک ریت کی سپلائی کو جاری رکھا

زخمی ہونے کا فخر

کام کے دوران میں ایک اہم مقام کے ورکرز کی مدد کی ضرورت محسوس کرتے ہوتے میں نے ایک نظر دوڑائی اور برادرم بشیر سعداللہ کو بلایا اور اپنے ساتھ لے کر اس جگہ پہنچانے لگا تو اچانک ۲۲، ۲۳ فٹ کی بلندی سے دو تین لوہے کی بالٹیاں لڑھکتی ہوئی نیچے آئیں جن میں سے ایک کا کونہ میرے ساتھی بشیر کے سر پر آن لگا اور وہ بیچارہ اچانک نیچے گر گیا میں نے اسے پکڑا ہوا تھا اس لئے وہ مجھے بھی ساتھ لے گیا۔ فوراً اسے اپنی چھاتی سے لگا کر اندر لایا خون بند کرنے کی بہتیری کوشش کی مگر وہ تو فوارہ کی طرح بہہ رہا تھا بشیر بھی تقریباً نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا اسے فوراً بذریعہ کار سرکاری ہسپتال میں بھجوایا ضروری مرہم پٹی کروانے اور ہوش میں لانے کے لئے کافی دیر لگ گئی تو دل میں خوف تھا کہ کہیں مغز کی ہڈی کو ضرب نہ لگ گئی ہو جس کا علاج کوئی نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے بال بال بچا لیا تاہم بھائی بشیر زخمی ہونے کا فخر حاصل کر گیا۔

قابل قدر قربانی

مارشیس میں آج کل فٹ بال کھیل بہت ہی مقبول ہے اور اچھے میچوں کی قدر دانی بہت ہی کی جاتی ہے اتوار کے دن ۱۵ ر اپریل کو مسلم سکاؤٹس اور فائر بریگیڈ کا خاص لیگ میچ تھا جو سال میں صرف ایک ہی دفعہ ہوتا ہے جس کے دیکھنے کے لئے سارے مارشیس کے لوگ دور دراز سے آتے ہیں اس دفعہ تو اس کے ٹکٹ ایک دن قبل ہی ختم ہو گئے تھے احمدی نوجوان بھی کھیلوں کے شوقین ہیں اسلئے ان کے لئے یہ میچ دیکھنا بہت ہی اہم تھا جس کا اندازہ باہر کے لوگ نہیں لگا سکتے۔ اکثر نوجوانوں نے ٹکٹ ایک دو دن قبل ہی خرید کر رکھا ہوا تھا اور سب کو امید بھی تھی کہ دارالسلام کا وقار عمل ہفتہ سے شروع ہو کر اتوار کی دوپہر تک تو ضرور ہی ختم ہو جائیگا مگر دوپہر بھی گزر گئی نوجوانوں نے اس امید پر کہ کام جلدی ختم ہونے پر میچ دیکھنے کی چھٹی مل جائے گی تیزی سے کام کرنا شروع کیا مگر چار بج گئے اور کام پھر بھی باقی تھا۔ مرحبا ان خدام اور انصار کو جن کی روح تو فٹ بال کے لئے تڑپ رہی تھی مگر کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے انھوں نے آج کے دن میچ کو نہ دیکھنے کی ٹھان لی اور اس غیر معمولی ارادہ نے ان کی قربانی کو چار چاند لگا دیئے اور انھوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد پورا کر دکھایا۔ الحمد للہ

تماشائیوں کی جرأت

اتوار کے دن صبح سے راہگیروں کا دارالسلام کے سامنے تانتا لگا ہوا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بعض لوگ اپنے کاموں کو بھول گئے ہیں اور یہاں سے ہٹنا ہی نہیں چاہتے مگر ان میں بعض نے جرأت کی یا ورکرز کی بے لوث قربانی کا ان پر اتنا اثر ہوا کہ انھوں نے خود بخود آگے آ کر کام میں ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ جن میں سے ایک اٹالین نسل کا سفید فام نوجوان بھی تھا جس نے دس بارہ گھنٹے متواتر ایک اہم اور بھاری کام کو سنبھالے رکھا اور کام ختم ہونے کے بعد اس نے اسلامی لٹریچر پڑھنے کی خواہش کا اظہار کیا چنانچہ اس کو فرنچ زبان میں چند کتب دی گئیں

۲۴ سے ۳۶ گھنٹے تک کام کرتے کرتے ہم میں سے ہر ایک کے ہاتھ جواب دے چکے تھے جسم کے ہر حصہ سے غیر معمولی تھکاوٹ کے اثرات نمایاں تھے ہم تقریباً ۴۰۰ بوری سیمنٹ اور کئی لاریاں ریت اور پتھر کی ختم کر چکے تھے

کام ختم ہونے میں ہی نہ آتا تھا اچانک دوسری رات کے لئے بجلی کی روشنی کا انتظام بہتر بنانا پڑا۔ اس وقت کئی ایسے بھی تھے کہ ان کے جسم تھکاوٹ کی وجہ سے جواب دے چکے تھے مگر وہ کام کو جاری رکھے ہوئے تھے اور اس کا نتیجہ بعض دفعہ یہ بھی ہوا کہ وہ چکر کھا کر گر گئے مگر پھر ہوش آتے ہی کام جاری کر دیتے مختصر یہ کہ کام ختم ہونے سے قبل دو گھنٹے کا عرصہ نہایت ہی ایمان افزا نظارے پیش کر رہا تھا بعض کاموں پر جہاں نوجوان ہار گئے دیکھتے دیکھتے بوڑھوں نے کام سنبھال لیا۔ یا بعض شوقین لوگ بھی اپنے عمدہ لباس کا خیال نہ رکھتے ہوئے آگے آ گئے اور انھوں نے کام کی رفتار کو مدھم ہونے کی بجائے تیز تر کر دیا

احمدیت کا پرچم اور نعرۂ تکبیر

تقریباً رات کے دس بجے کام ختم ہوا تو احباب کی خواہش کے مطابق احمدیت کا سیاہ پرچم سفید منارۃ المسیح والا بلڈنگ کے اوپر نمایاں طور پر لہرایا گیا اور جونہی پرچم نے ہوا کے جھونکوں سے لہرانا شروع کیا نعرۂ تکبیر اور اللہ اکبر کی صدا ایسے زور سے گونج اٹھی کہ زائرین اور راہگیر ایک بار پھر حیران رہ گئے۔

بالآخر اجتماعی دعا کی گئی اور شکریہ ادا کرنے کے بعد مارشیس کے احمدیوں کا اجتماعی وقار عمل ختم ہوا جس میں اکثر احباب نے ۳۰ سے ۴۰ گھنٹے تک متواتر کام کر کے مارشیس میں ایک بے نظیر مثال قائم کر دی

جس کی تعریف میں یہاں کے ایک روزنامہ "LE MAURICIEN" میں بہت ہی اچھا مضمون شائع ہوا اور آج ہر مذہب و ملت کے لوگ احمدیوں کی اس قربانی کا ذکر برملا کرنے سے بالکل نہیں جھجکتے۔

اللھم زد فزد

"تذکرۃ الشہادتین" کا امتحان

۱۲ ر اگست کو ہوگا

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کی طرف سے اس سال امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کردہ کتاب "تذکرۃ الشہادتین" مقرر ہوئی ہے چونکہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے اس کتاب کا سٹاک ختم ہو چکا ہے اس لئے امتحان مورخہ یکم جولائی کی بجائے ۱۲ ر اگست بروز اتوار ہوگا تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی لجنہ میں تحریک کر کے امتحان دینے والی ممبرات کی فہرست جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں تاکہ پرچے بھجوائے جا سکیں۔

نوٹ: کتاب ہذا پندرہ ۱۵ ر جولائی تک چھپ کر تیار ہو جائیگی اور الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے مل سکے گی۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضرورت پرنسپل

برائے جامعہ نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ

نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کے لئے ایک محنتی اور تجربہ کار پرنسپل کی ضرورت ہے جو کہ کالج کا نظم و نسق بخوبی چلا سکتی ہوں

کوالیفکیشن ایم اے یا ایم اے بی ٹی
I یا II کلاس

تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائیگی

درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت مورخہ ۳۰ ر جون ۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ

پتہ مطلوب ہے

برادرم علی حسن یا حسن علی ڈرافٹسمین سابق پٹیالہ سٹیٹ میرے بڑے عزیز تھے پاکستان بننے کے بعد بھی ملتے رہے ہیں لیکن چند سال ہوئے ان کا کوئی پتہ نہیں اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو براہ کرم اطلاع دیں

مظفر علی۔ ڈرافٹسمین، ڈی او، الیس اینڈ سی۔ ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور۔

انصار اللہ کے اعلانات

چند اہم تربیتی امور

۱۔ **نماز باجماعت:۔** سوال ہوا۔ کہ جہاں ایک دفعہ نماز ہو جائے۔ وہاں اسی نماز کے واسطے دوبارہ جماعت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ اس میں کچھ ہرج نہیں جب ضرورت ہو دوبارہ جماعت بھی ہو سکتی ہے۔ (بدر ۱۰/۶/۱۹۰۷)

۲۔ **اسلامی شعار ڈاڑھی ہے** جب اسلام غالب تھا۔ غیر مسلم بھی داڑھی رکھنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ مگر اس وقت دنیا پر نصرانیت کا غلبہ ہے۔ اور لوگ مغربیت کی اندھی تقلید میں داڑھی منڈاتے ہیں اور اسکو اچھا سمجھتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان کی یہ بڑی کمزوری اور بزدلی ہے کہ وہ بجائے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تقلید کرنے کے غیروں کی تقلید کرے اور اپنے قومی نشان کو ترک کرکے دوسروں کے قومی نشان کو اختیار کرے۔ کیا یہ امر قومی غیرت کے منافی نہیں؟ احیاء اسلام کا یہ تقاضا ہے کہ نہ صرف عقائد کے لحاظ سے بلکہ عملی پہلو سے یعنی شعار اور اعمال صالحہ کے ذریعے اسلامی حقیقت پیدا ہو۔ اور یہی حضرت مسیح موعودؑ کے آنے کی غرض ہے۔

۳۔ **اسلامی شعار پردہ ہے** حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا نہ کرے کہ مسلمانوں پر وہ دن آئے۔ کہ ان کے مردوں اور عورتوں کی ایسی زندگی ہو جیسا کہ عام اہل یورپ مثلاً خاص لندن اور پیرس میں نمونہ پایا جاتا ہے۔ چونکہ زمانہ اپنی تاریکی کی انتہا تک پہنچ گیا ہے۔ اسلئے اکثر لوگوں کی آنکھوں سے اسلامی خوبیاں مخفی ہوگئی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ یورپ کے قدم بقدم چلیں یہاں تک کہ حکم قرآن قل المومنین یغضوا من ابصارھم کو بھی الوداع کہہ کر اپنی پاکدامن عورتوں کو یورپ کی ان عورتوں کی طرح بنا دیں۔ جن کو نیم بازاری کہہ سکتے ہیں" (الحکم ۱۰/۱۳/۱۹۰۲)

۴۔ **اطاعت:۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ جس بادشاہ کے زیر سایہ ہم باامن زندگی بسر کریں۔ اس کے حقوق کو نگاہ رکھنا فی الواقعہ خدا کے حقوق ادا کرنا ہے اور جب ہم ایسے بادشاہ کی دلی صدق سے اطاعت کرتے ہیں تو گویا اس وقت عبادت کر رہے ہیں۔ کیا اسلام کی یہ تعلیم ہو سکتی ہے کہ ہم اپنے محسن سے بدی کریں اور جو ہمیں ٹھنڈے سایہ میں جگہ دے اس پر آگ برسائیں اور جو ہمیں روٹی دے۔ اس پر پتھر ماریں۔ ایسے انسان سے اور کون زیادہ بدذات ہوگا۔ جو احسان کرنے والے کے ساتھ بدی کا خیال بھی دل میں لاوے۔ (شہادۃ القرآن ۴۱-۴۲)

سچائی:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عیسائیوں کی طرف سے ایک مقدمہ چلایا گیا تھا آپ نے ایک مضمون لکھا اور چھپوانے کے لئے ایک عیسائی کے پریس میں بھجوایا آپ نے اس مضمون کے ساتھ پیکٹ میں ایک رقعہ بھی ڈال دیا۔ اس جرم کی سزا چھ ماہ قید یا پانچ صد روپیہ جرمانہ تھی۔ پریس والے نے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کے پاس رپورٹ کردی وہ بھی انگریز تھا۔ اس نے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا اس مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے بھی ایک انگریز افسر کا تقرر کیا گیا۔ وکیل کا مشورہ تھا۔ کہ آپ کہدیں کہ میں نے خط نہیں ڈالا۔ آپ نے فرمایا میں جھوٹ کیوں بولوں۔ وہ عیسائی بھی جانتا تھا کہ آپ جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اسلئے اس نے جج سے کہدیا تھا کہ آپ مرزا صاحب سے ہی پوچھ لیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے رقعہ ضرور ڈالا ہے۔ لیکن وہ رقعہ اس رسالے کے متعلق تھا۔ کوئی الگ خط نہیں تھا۔ جج بھی انگریز تھا۔ سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات بھی انگریز تھا اور رپورٹ کرنے والا بھی انگریز۔ اور یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عیسائیت کا مقابلہ کرنے کی وجہ سے بغض رکھتے تھے۔ لیکن پھر بھی باوجود سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کے زور دینے کے مجسٹریٹ نے کہا۔ جس شخص نے عدالت میں سچ بولا ہے۔ میں اسے کوئی سزا نہیں دونگا۔ چنانچہ اس نے آپ کو بری کر دیا۔ (روز خطبہ ۱۲/۱۱/۵۲)

درخواست دعا

میرے برادر نسبتی عبدالرفیق صاحب کارکن دفتر خزانہ پچھلے دنوں بعارضہ بخار بہت بیمار رہے ہیں۔ اب بفضلہ تعالے ان کا بخار اتر چکا ہے اور وہ فضل عمر ہسپتال ربوہ سے فارغ ہو کر گھر واپس آ گئے ہیں۔ لیکن کمزوری ابھی بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالے انہیں اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

(عبدالسلام بانی ذوشس غلہ منڈی ربوہ)

ضروری اطلاع

ہم اپنے کرم فرماؤں کو ان کی سہولت کے لئے آگاہ کرتے ہیں کہ ہماری دکانیں ہفتہ واری تعطیل کے باعث ہر **جمعرات** کو بند رہا کریں گی نیز ۹ بجے شام کاروبار بند ہو جایا کریں گے۔ احباب تعطیل اور وقت کا خیال رکھیں۔

(دکاندار گولبازار ربوہ)

۱۔ باجوہ کلاتھ ہاؤس
۲۔ رشید بوٹ ہاؤس
۳۔ عبدالغفور کریانہ مرچنٹ
۴۔ نیو ٹیلرنگ ہاؤس
۵۔ عبدالسلام ٹیلرنگ شاپ
۶۔ بشیر جنرل سٹورز
۷۔ زید جنرل سٹور
۸۔ پبلک کارز
۹۔ ملک جی برادرز

گمشدہ دوپٹہ

قریباً تین ہفتہ پیشتر۔ ایک عدد قیمتی دوپٹہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے سامنے گرا ہوا ملا ہے۔ جس صاحب کا ہو وہ پتہ ذیل پر تشریف لاکر حاصل کرلیں

خلیق احمد

(دارالصدر غربی (ب) ربوہ)

مصنوعات کے معیاری نیکان

RC i

★ بجلی کی مصنوعات ....
★ ٹیکسٹائیل کے پرزہ جات ....
★ پلاسٹک کراکری ....
★ پلاسٹک سٹیشنری ....

پاکستان کا واحد کارخانہ جس میں پورسلین اور پلاسٹک پوڈر تیار ہو رہا ہے۔

اپنی ضرورت اور مطلب کی اشیاء آرڈر دیکر بنوائی جا سکتی ہیں۔

چوہدری محبوب احمد
پروپرائٹر روزنٹ کیمیکل انڈسٹریز (رجسٹرڈ) فاسر گوجرانوالہ (پاکستان)

معزز پیشہ روشن مستقبل

صرف چھ ماہ میں ریگولر یا بذریعہ ڈاک کورسز میں داخلہ لیکر **طب یونانی یا** ہومیوپیتھک کی سند حاصل کریں۔

پراسپکٹس مفت طلب کریں

پرنسپل مسلم میڈیکل کالج رجسٹرڈ ۱۲/۵ بادامی باغ لاہور

دماغی امراض

مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس جنون۔ دیوانگی بے خوابی اور ان کا جدید طریقہ سے کامیاب علاج

اگر مریض زیادہ بکواس فضول حرکات اور بات بات پر تکرار کرتا ہو تو مریض کو ہمارے ہاں لادیں کیونکہ ایسے مریضوں کا علاج عملی طور پر بھی کیا جاتا ہے

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل چک ڈھیر حافظ آباد ضلع سرگودھا

جلد خریدیئے!

۳۰ جون تک خریدے ہوئے

قومی
انعامی بونڈ

پہلی اکتوبر اور اس کے بعد ہونے والی قرعہ اندازیوں میں شریک ہو سکیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیلات کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۵۹۳۔ میں صالحہ ناصر الدین آف احمد نگر زوجہ مرزا محمد یعقوب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ڈرگ کالونی ڈاک خانہ ڈرگ کالونی ضلع کراچی ۲۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۲-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند موصیہ واجب الادا ہے اور میرے زیورات مندرجہ ذیل ہیں ۱۔ ہار ایک وزنی ڈیڑھ تولہ طلائی ۲۔ انگوٹھی وزنی چھ ماشہ طلائی ۳۔ چوڑیاں وزنی تین تولہ طلائی کانٹے وزنی ½ تولہ طلائی قیمت تمام زیورات مبلغ ۸۱۲/۸/- روپے۔ حق مہر ۱۵۰۰/- روپیہ تمام رقم مبلغ ۲۳۱۲/۸/- روپے اسکی میں دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ رقم اس سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو باقاعدہ دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی العبد بقلم خود صالحہ ناصر الدین ۳۱/۶۲-۱۰۔ گواہ شد ناصر احمد کھوکھر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی ۲۵۔ گواہ شد خاوند موصیہ محمد یعقوب ۲۰۶ ڈرگ کالونی کراچی ۲۵ ۳/۶۲-۱۰۔

نمبر ۱۶۵۹۴۔ میں محمد اسحق ولد خلیل احمد مرحوم قوم ٹرک کا جٹ پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۵ پاکستان کوارٹرس لارنس روڈ کراچی ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ر اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۷۵/- روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۸ر اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد اسحق۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۹۵۔ میں مریم بیگم زوجہ جمعدار مختار محمود صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال ۷ ماہ تاریخ پیدائشی احمدی ساکن معرفت جمعدار مختار محمود صاحب ۲۲۱ گریژن کمپنی ایف۔ ایف۔ کیماڑی کراچی ۷ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ر رمضان ۱۳۸۱ھ مطابق ۷ر مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ تین صد روپیہ ہے۔ میرا زیور صرف ایک بندی طلائی وزن ۱½ تولہ قیمت ۲۱۰/- روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۷ر مارچ ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ مریم بیگم کھوکھر۔ گواہ شد جمعدار مختار محمود خاوند موصیہ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۹۶۔ میں سید حفیظ احمد ولد سید محمد حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۶۴/۲ عزیز آباد کراچی ۱۹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ر اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ تین صد روپیہ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۲ر اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد سید حفیظ احمد ۲۲/۴/۶۲۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۹۷۔ میں سعیدہ صبیحہ زوجہ نصیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۴/۱ انکولس اسٹریٹ لارنس روڈ رام سوامی گاڑی کھاتہ کراچی ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ر اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے۔ ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

۱۔ چوڑیاں طلائی ۵ عدد وزن ۵ تولہ
۲۔ ٹکہ طلائی ایک عدد 〃 ۱ 〃
۳۔ گلوبند 〃 〃
۴۔ جھمکے 〃 جوڑی
۵۔ انگوٹھیاں 〃 تین عدد
۶۔ بالیاں 〃 ایک جوڑی
(۳ تا ۶) وزن چار تولہ

جملہ وزن ۱۰ تولہ قیمت ۱۳۵۰/- روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہو تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی فقط ۲۳ر اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ سعیدہ صبیحہ بقلم خود۔ گواہ شد ملک الطاف الرحمٰن زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن پور کراچی ۱۳۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

نمبر ۱۶۵۹۸۔ میں نصیر احمد ولد محمود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۴/۱ انکولس سٹریٹ لارنس روڈ رام سوامی گاڑی کھاتہ کراچی ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ر اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۶۵/- روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۳ر اپریل ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد نصیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد ملک الطاف الرحمٰن زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن پور کراچی ۱۳۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

اہلِ اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے!

"زرعی اداروں کے خلاف شکایات کے ازالہ کی پوری کوشش کی جائیگی"

وزیر خوراک کی یقین دہانی پر تخفیف کی تمام تحریکیں واپس لے لی گئیں

راولپنڈی ۲۷ جون۔ قومی اسمبلی میں کل خوراک و زراعت کے مطالبہ زر کے خلاف تخفیف کی تمام تحریکیں وزیر خوراک مسٹر فضل القادر چودھری کی اس یقین دہانی کے بعد واپس لے لی گئیں کہ ارکان اسمبلی نے زراعتی اداروں کے خلاف جو شکایات پیش کی ہیں ان کے ازالہ کی پوری کوشش کی جائے گی اور محکموں کا کام بہتر بنانے کے سلسلہ میں جو تجاویز پیش کی گئی ہیں ان کو عملی جامہ پہنانے پر بھی غور کیا جائے گا۔

وزیر خوراک و زراعت نے بتایا کہ زرعی معیشت کے استحکام کے لئے صوبائی حکومتوں سے مشورہ کے بعد مرکزی حکومت نے زراعتی ترقی کے پانچ اصول منظور کئے ہیں۔ ان اصولوں کا تعلق فصلوں کی کاشت، جنگلات کی ترقی، زراعتی ترقی کے انتظامی پروگراموں، زرعی زمین کی بحالی اور امداد باہمی کی بنیاد پر کھیتی باڑی کی ترقی سے ہے۔ وزیر زراعت نے کہا کہ زراعتی ترقی کی پالیسی کے بارے میں ضروری ہدایات صوبائی حکومتوں کو بھیج دی گئی ہیں۔ صوبائی حکومتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ان پروگراموں پر فوراً عمل کریں اور اس سلسلہ میں کام کی سہ ماہی رپورٹیں مرکزی وزارت زراعت کو بھیجتی رہیں انہوں نے بتایا کہ آبپاشی زراعت، زرعی پیداوار کی فروخت، زرعی قرضوں، افزائش مویشی حیوانات، بہتر زرعی آلات کے استعمال، زرعی پیداوار کی ترقی کے لئے ترغیب دلانے کے اقدامات اور زرعی ٹیکسوں کی پالیسی اور دوسرے متعلقہ امور کے بارے میں غور کیا جا رہا ہے جب یہ تجاویز مکمل ہو جائیں گی تو صوبائی حکومتوں سے صلاح مشورہ کے بعد انہیں صدارتی کابینہ کی منظوری کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

وزیر خوراک نے کہا کہ مغربی پاکستان میں خوراک کی کوئی قلت نہیں۔ مشرقی پاکستان میں چاول کی صرف پانچ فیصد کمی کا تخمینہ ہے اور غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے باعث عوام کو پریشانی ہوئی تو حکومت اس کے سدباب کے لئے ضروری اقدامات کرے گی۔

وزیر خوراک نے بدعنوان سرکاری ملازموں کے خلاف ضروری کارروائی کا بھی یقین دلایا۔ مطالبہ زر میں تخفیف کی تحریک پیش کرنے والوں نے مختلف محکموں کے کام کے خلاف عوام کی شکایات پیش کی تھیں۔

مسٹر فضل القادر نے کہا کہ حکومت مشرقی اور مغربی پاکستان میں ٹیوب ویلوں سے آبپاشی اور کھیتی باڑی میں ٹریکٹروں کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرے گی اور مشرقی پاکستان میں ٹریکٹر خریدنے والوں کو پچاس فیصد امداد دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مغربی پاکستان میں ٹریکٹر خریدنے والوں کو پچاس فیصد امداد دی جاتی ہے۔

وزیر خوراک نے ممبروں کے بعض نکات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ فی ایکڑ زراعتی پیداوار میں اضافہ کی پوری کوشش کی جائے گی انہوں نے کہا کہ گندم کے زیر کاشت رقبہ میں اس لئے کمی ہو گئی ہے کہ گندم اب سستے نرخوں پر دستیاب ہو رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ امریکی امداد کے معاہدہ کے تحت جو گندم درآمد کی جاتی ہے اس کے باعث قیمتوں میں کمی ہوئی ہے امریکی گندم پاکستانی روپے کا فنڈ قائم کرنے کے لئے حاصل کی جاتی ہے تاکہ سیم اور تھور کی روک تھام کے لئے مناسب سرمایہ مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ سیم اور تھور سے جو زمینیں ناقابل کاشت ہو گئی ہیں بحالی کے بعد جب ان میں دوبارہ کاشت کی جاتی ہے تو فصلوں کی پیداوار ابتدائی برسوں میں کم ہونے کے باعث پیداوار کی فی ایکڑ اوسط کم ہو جاتی ہے۔

مسٹر محمد علی بوگرہ نے ڈیموکریٹک ارکان کی فہرست پیش کر دی

قومی اسمبلی میں چار مختلف گروپوں کی تشکیل اور اُن کے اراکین کی تعداد

راولپنڈی ۲۷ جون۔ قومی اسمبلی میں ڈیموکریٹک گروپ کے لیڈر وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے آج سپیکر کو اپنے گروپ کے ۴۲ ارکان کی فہرست پیش کی جس میں مشترکہ درخواست کی گئی تھی کہ انہیں ایوان میں بلاک کی صورت میں بیٹھنے کی اجازت دی جائے۔ اس فہرست میں مشرقی پاکستان کے ان تمام ارکان کے نام شامل ہیں جنہوں نے سترہ نکاتی پروگرام کی حمایت کی ہے۔ اب ایوان میں بیٹھنے کا انتظام تبدیل کر دیا جائے گا۔ اب تک ارکان ابجد کے حساب سے بیٹھتے ہیں۔ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے سپیکر سے درخواست کی کہ وزراء کے عقب میں نشستیں ڈیموکریٹک بلاک کے لئے مختص کر دی جائیں۔ وزیر خارجہ نے یہ فہرست ساڑھے پانچ بجے اسمبلی کا دوسرا اجلاس شروع ہوتے ہی پیش کی۔ اس کے بعد سے مختلف گروپوں کی تشکیل کسی حد تک نمایاں صورت اختیار کر رہی ہے اس وقت تک مختلف گروپوں کی پوزیشن یہ ہے (۱) محمد علی بوگرہ کا ڈیموکریٹک گروپ ۴۲، میاں عبدالباری کا مسلم پروگریسو گروپ ۳۱، سردار بہادر خاں کا انڈیپنڈنٹ گروپ ۲۸، غیر جانبدار گروپ ۷! اس غیر جانبدار گروپ میں کراچی کے عبدالعزیز اور مشرقی پاکستان کے قمر الاسلام بھی شامل ہیں۔ مشرقی پاکستان کے دوسرے گروپس کے ممبران کی تعداد ابھی تک غیر یقینی ہے۔

قومی اسمبلی کے تیس ۳۰ کے قریب ارکان ایسے ہیں جنہوں نے ابھی کسی گروپ میں شامل ہونے کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔

کشمیر کے مسئلہ پر فلپائن پاکستان کی حمایت کرے گا

سفارت خانہ فلپائن کی طرف سے غیر جانبداری کی تردید

کراچی ۲۷ جون۔ فلپائن نے کشمیر کے سوال پر غیر جانبداری اختیار کرنے کی اطلاع کی تردید کی ہے۔ کراچی میں فلپائن کے سفارت خانہ کی طرف سے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ فلپائن کی سرکاری پوزیشن یہ ہے کہ فلپائن محکوم قوموں کے لئے حق خود ارادیت کا زبردست حامی ہے اس لئے وہ کشمیر کے مسئلہ پر عوام کے حق خود اختیاری کی حمایت کرے گا۔ ایک غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع میں کشمیر کے متعلق فلپائن کے نائب صدر اور وزیر خارجہ سے ایسے بیانات منسوب کئے گئے تھے جن میں کشمیر کے متعلق فلپائن کی غیر جانبداری کا اعلان کیا گیا تھا۔ سفارت خانہ نے اعلان کیا ہے کہ فلپائن کے حکام نے ایسا کوئی بیان نہیں دیا۔

راولپنڈی میں طوفان باد و باراں

راولپنڈی ۲۷ جون۔ کل صبح راولپنڈی میں طوفان باد و باراں آیا جو قریباً بیس منٹ جاری رہا تیز رفتار ہوا کے ساتھ گرج چمک اور بارش بھی ہوتی رہی جس سے شہر کے نشیبی علاقے پانی سے بھر گئے راولپنڈی میں قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے کے بعد یہ دوسرا طوفان باد و باراں تھا۔ کل طوفان کا زور اس قدر زیادہ نہ تھا جتنا گذشتہ طوفان کا تھا کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ البتہ چند جھونپڑیاں جو پچھلے طوفان میں ٹوٹ گئی تھیں گر گئی ہیں۔ ایوب ہال کے پریس روم کی چھت بارش کے دوران اور تھوڑی دیر بعد تک بری طرح ٹپکتی رہی۔

مشرقی پاکستان کے نئے وزراء نے عہدوں کے حلف اٹھا لیے

ڈھاکہ ۲۷ جون۔ مشرقی پاکستان کے چھ اور وزراء نے کل اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر غلام فاروق نے وزیروں سے عہدوں اور سرکاری راز خفیہ رکھنے کا حلف لیا۔ صوبائی چیف سیکرٹری قاضی انوار الحق نے نئے وزراء کے تقرر کا سرکاری اعلان پڑھ کر سنایا۔ تمام نئے صوبائی وزیر اسمبلی کے ممبر ہیں۔ ان وزراء کے نام یہ ہیں۔ مسٹر عبدالسلام مسٹر بشیر احمد موجدار، مسٹر بھان ناتی خنکر لسوس مسٹر مفیض الدین احمد، مسٹر قاضی عبدالقادر اور مسٹر حسن علی چودھری، صوبائی کابینہ کا ایک اور وزیر بعد میں مقرر کیا جائے گا جس سے وزیروں کی کل تعداد نو ہو جائے گی۔

نئے وزراء کے حلف اٹھانے کی تقریب کے موقعہ پر صوبائی وزیر قانون مسٹر اے ٹی ایم مصطفےٰ اور وزیر خزانہ مسٹر حفیظ الرحمٰن، عبدالحمید چودھری صوبائی ہائی کورٹ کے جج اور ڈھاکہ میں مقیم سفارتی نمائندے اور اعلےٰ افسر موجود تھے۔ کابینہ کے نئے وزراء کے حلف اٹھانے کے فوراً بعد صوبائی گورنر نے وزیروں کی کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔

ارکان پارلیمنٹ کی تنخواہوں میں اضافہ کا بل

راولپنڈی ۲۷ جون وزیر قانون مسٹر محمد منیر نے کل قومی اسمبلی میں اعلان کیا کہ ایک رکن اسمبلی کی مخالفانہ نکتہ چینی کے پیش نظر حکومت نے ارکان اسمبلی کی تنخواہوں اور الاؤنسوں میں اضافہ کے بارے میں مسودہ قانون پیش کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ اسکے بعد اسمبلی میں زوردار بحث ہوئی جس میں وزراء اور ارکان نے حصہ لیا۔ بحث کے آخر میں وزیر قانون نے ایک اور تجویز پیش کی کہ حکومت اس سلسلہ میں ایک مسودہ قانون ایوان کے ممتاز ارکان سے صلاح و مشورہ کے بعد قومی اسمبلی میں پیش کرے گی۔ ایوان نے یہ تجویز منظور کر لی لیکن کئی ارکان نے [illegible] دنیا پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش [illegible] اہم ارکان تو [illegible]

[illegible]

نمبر ۵۲۵۴

PAKISTAN پاکستان